یومِ باب الاسلام: تجدیدِ عہد اور عزمِ نو کا مظہر

برِّصغیر پاک و ہند کی تاریخ میں مسلم حکومت کا قیام درحقیقت اسلامی تاریخ کا سنہرا اور زریں باب ہے
سندھ کی فتح سے برِّصغیر میں مسلمانوں کو ایک اوّلین مقام میسر آیا

علامہ کوکب نورانی اوکاڑوی

تاریخ کے مطالعے سے پتا چلتا ہے کہ 520 قبل مسیح میں ایران کے بادشاہ درالیس اول نے سندھ پر فوج کشی کی، اس کے دو سال بعد 326 قبل مسیح میں سکندرِ اعظم کی فوجیں یہاں در آئیں۔ سندھ کا مشہور شہر ''سہون'' یونانیوں کی یاد دلاتا ہے۔ اب یہ شہر ایک مشہور روحانی و دینی پیشوا عالم زمانہ حضرت خواجہ عثمان مروندی کی آخری آرام گاہ کے سبب مرجع خلائق ہے۔ (جنہیں بہت بعد میں کسی نے اپنی عقیدت سے لعل شاہ باز قلندر کی عرفیت سے مشہور کردیا ہے) یونانیوں نے سندھ ہی کے ایک شہر کو اپنا مرکز بنا کر لسبیلا اور مکران کی طرف پیش قدمی کی۔ یونانیوں سے سندھ کا خطہ چندر گپت موریا کے تسلط میں آیا۔ چندر گپت موریا سے شکست کھانے کے بعد یونانی سیلوکس نیکاتر نے چندر گپت موریا کو اپنی بیٹی بھی دی اور انڈس ویلی جہیز میں یا بہ طور تاوان دی۔

موریا خاندان کے تقریباً تین سو سال بعد یونانیوں نے ایک بار پھر سندھ پر قبضہ کرلیا۔ آثارِ قدیمہ سے ثابت ہے کہ یہ قبضہ 150 قبل مسیح تک باقی رہا۔ 120 قبل مسیح میں سی تھینس اور کُشنس قوموں نے سندھ پر قبضہ کرلیا۔ یہ دونوں ترکی النسل لوگ تھے۔ جب کُشنس بادشاہ اپنے مذہب سے برگشتہ ہوکر بدھ مذہب کا پیرو ہوگیا تو کُشنس بادشاہ ''کانشھ کا'' کے سبب سندھ میں بھی بدھ مذہب کا

ایرانی بادشاہ خسرو پرویز کی موت کے بعد ساتویں ، صدی میں ایک برہمن چچ نے سندھ پر قبضہ کرلیا۔ یہی برہمن اور راج پوت راجاؤں کا دَور کہلاتا ہے۔ چچ کے زمانے میں اس ایماء پر جب مکران پر قبضے کے لیے اس کی فوجوں نے پیش رفت کی تو عرب مسلمانوں سے اس کا اختلاف ہوگیا۔ یہ وہ زمانہ تھا جب اللہ کے پیارے اور آخری رسول رحمت، نورِ مجسم شفیع معظم حضور اکرم ﷺ کے سچے جانشینوں کی خلافت راشدہ کی اسلامی فتوحات نے قیصر و کسریٰ کو اپنے زیرِ نگیں کرلیا تھا۔ انسانیت کا بول بالا ہورہا تھا اور ایمان کا ہر سمت اجالا پھیل رہا تھا۔ سندھ، فارس کا ایک زرخیز صوبہ تھا، مگر مذہبی لحاظ سے اس میں ابتری تھی۔ انسان نما لوگ انسانیت کے جوہر سے عاری تھے۔ اخلاقی برائیاں اس معاشرے میں زندگی کا حصہ ہوگئی تھیں۔ راجے اپنی رعایا سے ظالمانہ اور انسانیت سوز سلوک کرتے تھے۔ عورت کی عزت کا اس معاشرے میں کوئی تصور نہیں تھا۔ بدھ مت کے پیروکار بھی اس صورت حال سے خود کو نالاں ہی ظاہر کرتے تھے اور ان کی اکثریت اپنے کاموں میں محدود ہوگئی تھی۔ ادھر چچ کی مسلمانوں سے کشیدگی اور چھیڑ چھاڑ مسلسل اور مستقل تھی، وہ نہ صرف اسلام دشمن تھا بلکہ مسلمانوں کی بڑھتی ہوئی تعداد سے کسی طرح گوارا نہیں تھی۔ فارس کے بیش تر علاقے مسلمانوں کے قبضے میں تھے۔ چچ نے اپنی اسلام دشمنی کی وجہ سے مسلمانوں کے قافلوں کو لوٹنا اور انہیں مختلف نامناسب طریقوں سے تنگ کرنا اپنا معمول بنالیا تھا۔ چچ کا وقت

تراشیدہ بتوں کے آگے جھکتے تھے، جنہیں ظلم کے سبب اپنے راجاؤں کی پوجا کرنی پڑتی تھی، وہ لوگ جو انسانی لباس میں جانوَروں کی سی زندگی بسر کرتے تھے، جن کی تہذیب پر بدھ مت اور برہمنوں کی چھاپ پڑگئی تھی وہ سب ایک معبودِ حقیقی، اللہ سبحانہ وتعالیٰ کی عبادت کرنے لگے۔ وہ سب ایک رسول ﷺ کی پیروی کرنے والے ہوگئے اور انسانیت کے جوہر سے مشرف ہوکر دوسروں کے لیے قابلِ تقلید نمونہ بن گئے۔

برصغیر میں محمد بن قاسم کے ساتھ آنے والے مجاہدین صحابۂ کرامؓ کے فیض یافتہ تھے۔ وہ لوگ اپنے جذبۂ ایمانی سے یہاں کے باسیوں کو روحانیت سے سرفراز کرگئے۔ انہوں نے ثابت کردیا کہ اسلام ہی امن و آشتی کا دین ہے اور دینِ فطرت ہے، قلبی سکون اور اطمینان صرف نوری کملی والے پیارے آقا ﷺ سے کامل وابستگی میں ممکن ہے۔ وہ سندھ، جو صدیوں تک تاراج کیا جاتا رہا، دینِ اسلام کی بہاروں نے اس سندھ کو

غلبہ رہا، کیوں کہ مشہور روایت ہے کہ لوگ اپنے آقاؤں کے دین و مذہب پر ہوتے ہیں اور بادشاہوں کا اپنی رعایا پر اثر ہونا بدیہی بات ہے۔ اس کے بعد چھٹی صدی میں سندھ ایک دفعہ پھر ایران کے زیر تسلط آگیا۔

سندھ کی سرزمین کی خوبی و جمال کی داستان سندھ کی تاریخ کی طرح پرانی ہے۔ کارونجھر کا کوہستانی سلسلہ، آمری کے کھنڈرات، کوٹ ڈجی، موہن جودڑو، رنی کوٹ، برہمن آباد، بدھ کے پہاڑ، آمرانی کے ٹیلے، بھنبھور، رویا اور صحرائے سندھ کو اور بھی پُراسرار بناتے ہیں۔ سندھ کی تہذیب کے بارے میں عالمی محقق اپنی شبانہ روز محنتوں کے کتنی ہی موشگافیاں کررہے ہیں۔ یہ بھی کہا گیا ہے کہ سب سے پہلے کپاس پیدا کرنے والا خطہ بھی سندھ کا ہے۔ ماہرین نے یہاں تک لکھا ہے کہ مصری شہنشاہوں کی ممیاں اسی کپڑے ''سنڈھن'' میں لپیٹ کر دفن کی جاتی تھیں جو سندھ میں تیار ہوتا تھا۔ تہذیب و تمدن کے حوالے سے تقابلی جائزہ پیش کرنے والوں کا کہنا ہے کہ جو اشیاء آج ہماری روزمرہ زندگی کے استعمال میں شامل ہیں۔ سندھ کے باسیوں نے انہیں پانچ ہزار برس پہلے ہی ایجاد کرلیا تھا۔

وادی سندھ کی تہذیب کا مرکزی شہر موہن جودڑو کو کہا جاتا ہے۔ اس کی کھدائی میں پتھر کے مجسمے بھی ملے ہیں۔ ماہرین تو اس جستجو میں ہیں کہ تراشنے کے فن کی ابتدا لکڑی سے ہوئی یا پتھر سے لیکن محققین نے یہ اندازہ کرلیا کہ اس خطے کے باسی اپنے بادشاہوں کے ساتھ دین و مذہب بھی بدلتے رہے اور اپنی تہذیب کی قدامت کی طرح اپنی مذہبی قدامت برقرار نہیں رکھ سکے، نہ ہی کسی ایک مذہب پر مستقل قائم رہ سکے۔ بدھ مت کے ابتدائی پھیلاؤ نے برہمن ازم کو بھی وہاں فروغ بخشا۔ یہ خطہ بہرحال روحانی سکون اور انسانیت کی اعلیٰ قدروں کے جوہر سے محروم تھا۔

پورا ہوگیا تو اس کا بیٹا راجا داہر اپنے باپ کی روایت کو برقرار رکھتے ہوئے اسلام دشمنی میں مزید مستعدی کا مظاہرہ کرتا رہا۔

یہ اموی حاکم ولید بن عبدالملک کا زمانہ تھا۔ ان دنوں حجاج بن یوسف عراق کے صوبے کا گورنر تھا۔ راجا داہر کی مسلم دشمنی نے جب شدت اختیار کی اور اس نے شدید اور رکیک حربے آزمانے شروع کردیے تو 92 ہجری بہ مطابق 711 عیسوی میں اللہ کے پیارے اور آخری نبی، رحمۃ للعالمین ﷺ کے دین کے ایک سپاہی سترہ سالہ نوجوان محمد بن قاسم کی غیرت ایمانی سے گوارا نہ ہوا، وہ لشکر لے کر راجا داہر کی سرکوبی کے لیے عراق سے سندھ کے لیے روانہ ہوا، اور راجا داہر سے نبرد آزما ہُوا۔ تاریخ شاید ہے کہ فرزندانِ اسلام، اہلِ حق نے کبھی محض اپنے زورِ بازو پر بھروسا نہیں کیا اور تیغ و تیر پر تکیہ نہیں کیا۔ اہلِ حق نے ہمیشہ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ پر بھروسا کیا اور رضائے الٰہی کو اپنا نصب العین بنا کر جذبۂ جہاد سے سرشار ہوکر ہر معرکے میں فضائے بدر پیدا کی۔ محمد بن قاسم کو بھی تائید ایزدی حاصل ہوئی۔ راجا داہر اور اس کا لشکر محمد بن قاسم کی قوتِ ایمانی کا مقابلہ نہ کرسکا۔ اسے شکست ہوئی وہ مارا گیا اور اس کی فوج کو سخت پسپائی کے بعد تباہی کا سامنا ہُوا۔ محمد بن قاسم کی قیادت میں لشکرِ اسلام نے ملتان تک پیش قدمی کی اور فتح و نصرت حاصل کی اور یوں سندھ کے ریگ زاروں میں اسلام کی بہاریں آئیں اور سرزمینِ سندھ میں دینِ اسلام کی صدائیں گونجنے لگیں۔ سرزمینِ سندھ، گلستانِ اسلام بن گیا اور اس گلشن میں اسلام کے غنچے چٹکے اور لہلہانے لگے۔ اسلام کی تعلیمات کے سندھ میں آنے سے اس پورے خطے میں ایک خوش گوار انقلاب اور صحت مند معاشرہ اجاگر ہُوا۔ انسانیت کی قدریں قائم ہوئیں۔ سندھ کی عرب ریاست منصورہ کے حاکم عبداللہ بن عمر بہاری نے قرآن کریم کا پہلا سندھی ترجمہ مرتب کیا۔ سندھ کے وہ باسی جو اپنے ہاتھوں سے

باقی دنیا کے لیے مثال بنادیا۔ یہ وہی دینِ اسلام ہے کہ جب اللہ کے پیارے اور آخری نبی ﷺ کو حکم الٰہی ہُوا کہ اس دین کے پیغام کو عام کردو اور لوگوں کو معبودِ حقیقی کا عرفان عطا کرو تو فاران کی چوٹیوں اور تہامہ کی وادیوں سے جو صدائے حق گونجی اس نے ہر سمت انقلاب برپا کردیا اور دنیا میں بسنے والوں کو رہتی دنیا تک کے لیے وہ منشورِ حیات عطا کردیا جو حقوقِ انسانی کا سچا امین ہے۔

یومِ باب الاسلام، ہر سال سندھ میں بالخصوص ایک یادگار دن کے طور پر منایا جاتا ہے، برصغیر پر محمد بن قاسم کے اس احسان کے اظہارِ تشکر کا دن، جس کے سبب سندھ اور برصغیر کا علاقہ سلطنتِ اسلامیہ میں داخل ہُوا اور اس علاقے کے لوگ توحید سے آشنا ہوئے۔ یہ شکر و سپاس گزاری ہی کا دن نہیں، یہ اس عزم کی تجدید کا بھی دن ہے کہ اس علاقے کے لوگ دینِ اسلام سے اپنی وابستگی اعتقادی اور عملی طور پر اور پختہ کریں اور اپنے دشمنوں سے ہوشیار رہیں۔ سندھ کو اسلام نے عزت دی۔ اب سندھ اور اس کے باسیوں پر لازم ہے کہ وہ دینِ اسلام کو اس کی اصل پر باقی رکھیں اور اسلام کے زریں اصولوں پر سختی سے کاربند رہیں کیوں کہ اسی میں ان کی عزت و مرتبت کی بقا کی ضمانت ہے۔